

خبرہ دی اخبار منشی محمد علی کی منظور ہو چکا ہے اجنت
جناب محمد ہاشم صاحب اکوٹا کیا تا متصل کہندہ
تالاب مکان نمبر ۱۱ سے بات چیت کر لیں اور پیشگی و عطیہ جو کچھ
دینا موصل ہو صوف کو دین اور رسید ان سے حاصل کر لیں
پس اونکی خدمت میں اخبار بیان پہنچتا رہے گا فقط

مردمان گردستان کا مذہبی جوش

اخبار دار طحانات میں مردمان گردستان کا ایک خط طبع
ہوا ہے اسکا مضمون یہ ہے کہ اگرچہ سبب بعد سافیت مالک
برادران اسلام کے حال سے ہم بچرین لیکن سجادہ دار فارسی
اخبار دن سے جو حادثے سلطنت روم پر گزریے ان سے
اگودہ کرکٹ و روز خذ اند کریم سے دعا کرتے ہیں کہ شہناہ
اسلام حضرت سلطان عبدالحمید جلن کو گردش ایام سے
سویں بیسویں رکھے اور اعدا دین کے سروان پر اونکی تلوار
تاطع بر زبان رہے اسلئے کہ وہ اسلام پناہ و طباے اہل
اسلام میں اور ان کے واسطے رہے خیر کرنی ہم پر فرض ہے
کہنے اخبار دار طحانات میں طبع کیا تھا کہ شاہ شہناہ ایران
نے شکر اور توپیں شہر کرمان شاہان میں بھیجے ہیں اور
دسیوں کے بکائے سے وہ تیغ لکین برادران اسلام
جو کھینچنا چاہتے ہیں اس خبر کے سننے سے مردمان گردستان
کہ رعایا شاہ ایران میں اسقدر آزرہ ہوئے کہ خواب
و خور ترک کر دیا **۵** مازیاران چشم باری دشتیم تر
بر غلط بود انجہ ما پنداشتیم و لہذا انالی ولایت مستند
جو بیس اضلعون پر شتمل ہی اور مردمان شہر ساد جبلایع

جو دس اضلاع پر منقسم ہے اور یہاں کے باشند اہل سنت ہیں
جان و مال سے آمادہ ہیں کہ جسوقت دولت عثمانیہ روس پر
پر جہاد کا فتویٰ دے سر دیئے کو حاضر ہیں اضلاع مذکورہ کے
رہنے والے طریق نقشبندیہ اور قادریہ کہتے ہیں اور قریب
لاکھ آدمیوں کے مسلح ہیں اور منتظر ہیں کہ جسوقت خلیفہ عالم
شوکت ماب سلطان عبدالحمید خان ثانی میدان جہاد میں بفرما
اللہ اکبر کا بلند کریں تو ہم بھی لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کو تمام کر کے
۵ گر بکشم ز سے شرف و رکشتند ز سے طرب
غرض کہ ہم برادران اسلام سے ظاہر و باطن اتحاد رکھتے ہیں
انشاء اللہ سر دیئے میں کہیں دریغ نہ کریں گے اسباب میں
دولت ایران کے ہم تابع ہیں اگر ہم سے موافقت کرے
فہا در نہ جنگ ہمارے جسم میں جان ہر ادنیٰ و اعلیٰ اضلاع
مذکورہ کے سلطان روم کی اطاعت سے باہر ہونگے
۵ بند گانیم جان و دل بر کف و چشم بر حکم و گوش
بر فرمان ہمارے اس کلام کی تصدیق کہ اہلی گردستان
برادران عثمانی کے جان تیار ہیں اسبات سننے ہوئی
ہی کہ شہر سنندج و ساد جبلایع کے دس لاکھ ہزار
آدمی جو دار الخلافہ اسلامبول میں کار و بار کرتے ہیں
اسال اوں میں سے صرب و قرہ طاق میں جہاد کے واسطے
گئے تھے اور دشمنان دین پر حملہ آور ہوئے تھے دو سو
آدمی اوں میں سے شہید ہو گئے اونکے دفتر میں لکھے ہوئے
ہیں اسکو دیکھ لیتے تھے تاکہ ہمارا جہوت سچ پایہ تصدیق
کو پہنچ جائے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہم منتظر ہیں اور شب و

وزر و مہ کی فتح کے لئے دعائیں مانگتے ہیں اور قلعہ طبرستان
مولانا شیخ شکر اللہ نقشبندی مع جناب فخر العالی شیخ امام
الدین کو دونوں معززین ولایت سندھ سے مین مو
فرزند ان ماعلی بوکان و سید بدایت اللہ کے جو شاہنشاہ
شہر ساو جہانگیر کے مین تمام باشندگان گردستان کو رعیت
ولایت مین اور مسلح ہو کر سفر کے واسطے حاضر ہیں اور شیر
زیان اور فیصل دمان کے مانند کھڑے ہیں

دشمنان راز خون کفن سازیم پڑ دوستانہ اقبالے
فتح دہم زنگ تیز و پیش مانہ بود شیر سرخیم و افغانی ہم
بدرون دل بہنیت صفا و ہنگی بندگان بادشہیم و شاہ
بیدار بخت را ہر وقت و ما نگہبان افسر و کلہیم و اسباب
ہم نے پہلے بھی عرض کیا تھا اور اس کے جواب میں بھی سرفراز
حاصل ہوئی۔ آج روئے زمین پر سلطنت عثمانیہ اسلام
وال اسلام کی جاے پناہ ہی اگر خدا نخواستہ اس کی شکست
مین زوال لگتا تو روس تمام جہان کے مسلمانوں کو حلوہ
بے دوو کے مانند نکل جائیگا۔ پس مناسب ہے کہ تمام برادران
اسلام متفق القول رہیں والا پشیمانی اٹھانگے
کجا عاقل کند کاریکہ باز آرد پشیمانی۔ بالفعل اس قدر
لکھنا کافی ہے عقب سے اور کچھ حال لکھا جاوے گا۔ خدا
تعالی دشمنوں کو چاہ نکبت مین سرنگون رکھے آمین۔
اخبار انجمن پنجاب

قبول اسلام

جمعہ گذشتہ کے بعد نماز جمعہ کے دہلی مین مولوی

عبد الغفور صاحب کے پاس لکے ایک نگرز جو خاص یورپ زلوی
مسلمان ہوا لیکن بعد اسکے اسے مجبوراً بتی کشنہ صفا و کشنہ صفا
کے جانا چاہا ان صاحبوں نے اسے بہشتیسی ڈاکٹر صاحب پاگل
قرار دیا اور زین پاگل خانہ مین بھیجا اور ایک صاحب کشنہ نے
مولوی عبد الغفور صاحب سے یہ مستفاد کیا کہ اسے اب بعد مسلمان
ہو جانے کے کس چیز سے پرہیز لازم ہے مولوی صاحب نے فرمایا
کہ اسکے غذا و دوامین سو اور شراب نہ ہو حکم دیا گیا کہ پاگل خانہ
مین اس مسلمان انگریز کا کہنا مینا علیہ کیا جائے کہ کشنہ صفا
نے یہ بھی مولوی صاحب سے فرمایا کہ آپ ان سے برور نہ ایک دفعہ
ملا کریں چنانچہ مولوی صاحب اس کے پاس برور تشریف لے
کرتے ہیں اور یہ بھی سننا گمانی کہ صاحب کوئی شریف قوم
ادنی ہیں اور سنائی کہ سابق مین بعدہ حیف انجمنی رہو
ماہر تھے ان کا بیان ہے کہ مین انگریزی مین قرآن کا ترجمہ لکھ
اور خوب سمجھ کر مسلمان ہوا ہوں فقط اور نام انکا احمد رکھا
گیا ہے۔

اطلاع

فی الحال جناب مولانا میرزا محمد صاحب اپنے وطن
شہر جالندہ ہر مین آگئے ہیں جناب مہدوح کے
احباب کو لازم ہے کہ آئندہ کو پرچہ اخبار اور
خطوط شہر جالندہ ہر مین بنام جناب موصوف
ارسال فرمایا کریں اور لغافہ پر شہر جالندہ ہر اور
جناب مہدوح کا نام نامی لکھنا کافی ہو گا فقط

ابتدائی تعلیم کے لئے کتب کا اشتہار

سلسلہ تعلیم پسینی کی پہلی کتاب اور دوسری کتاب جبکہ مشی محمد
پسین صاحب نے اردو زبان میں تصنیف کی ہے اور واضح و خوش
سے چھپ چکے ہیں لہذا کون کے ابتدائی تعلیم کے لئے نہایت
مناسب اور بہت مفید کتاب ہیں پہلی کتاب بحروف تہجی ہے
شرع کنی گئی ہے اور ہر ایک کتاب میں متعدد چھوٹے چھوٹے
سبق ہیں جن میں جب سے جد سے کارآمد مضامین سلیس عبارت
میں بیان کئے گئے ہیں جس سے لڑکوں کی دل لگی ہو اور مفید
باتیں بھی معلوم ہوں یہ کتابیں بسبب عمدہ اور مفید ہونے کے
سرشتہ تعلیم صوبہ بہار میں داخل کئے گئے ہیں اور نیز بہت
درسوں میں کثرت برائی جاتے ہیں۔

جن صاحبوں کو یہ منظور ہو زرقیت مع حصول ذاک بنام
مشرقی منبر فرما کر منگو امین قیمت پہلی کتاب ۱/۱۰
دوسری کتاب ۱/۱۰ ہر محصول ذاک ۱/۱۰
المشتر محمد شریف ہتھم مشرقی محمدی

روم و روس

مسودہ روس میں سرحد مائٹی نگر کا ذکر ہے اور اس کی تردید
سلطان نظام نے بڑے جوش و خروش سے کر چکے اور اپنی
نا ارضی محسن طور سے ظاہر کر دی اور ۶ سلطنتوں جو اتفاق
توں کے معاملات ترکی بن دست اندازی کا وعدہ کیا ہے وہ مل
میں نہیں اسکا علی مخصوص ایسے وقت میں کہ فہم مسلح دروازہ
۱۲۸۵ء ہے۔

یہ تمام تجویزین لغویں اور غیر ممکن کہ سلطان المعظم انکوت کریم
اور ہم نہایت حیرت مند ہیں کہ سلطان یورپ نے کیونکر ان شرطوں
کو تجویز کیا اور کس طور پر سرکلر پر دستخط کیا اور جو مار برقیان
آخر میں آئیں اس سے یہ منکشف ہو کہ سلطان المعظم نے مسودہ
کے شرطوں سے ناراض ہیں حقیقت میں یہ طریقہ ناراضی ظاہر
کرنے کا نہایت خوب ہی اور تار برقی میں بعد کو لکھا ہے کہ نہیں
معلوم کیا ہو گا پس اس سے ظاہر ہے کہ گویا لات چھپائی گئے ہیں
مگر اب اخیر زمانہ آگیا اور اس قصہ کا فیصلہ شمسیر ہو گا۔

روم کے تیاریاں

۶ ماہ گذشتہ کو ارض روم سے طہران کو روانہ ہوئے سکوا
کا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ حکام ارض روم جنگ کی تیاریاں میں
سرگرم ہیں اور انہوں نے چین و آرام کو اپنے پر حرام کیا ہے ہر
روس کے طرف ترکی افواج یغار چلے جا رہے ہیں۔ فوج
غول چارم کی کوتل جماعت کو سرکار نے طلب کی ہے سپاہ
مائیں کا شمار ۵۰ ہزار کا ہے اسکے سوا مقام باقوم میں انہوں
سپاہ مقیم ہیں قلعہ کارس کا استحکام بخوبی تمام کیا گیا ہے
اور ایک بیماری جماعت و مان مقیم ہے مقام اردشار میں جو
کارس کے متصل واقع ہے ۶ ہزار سپاہ مقیم ہے۔

مقام ارپان کے رہنے سے لشکر روسیہ ترکی میں داخل ہو گیا
اندیشہ رہنے سے مقام مذکور کے متصل فوج کی ایک بیماری
جماعت کو مقیم کئے ہیں مقام سگانی کو بھی ترکوں نے
بہت مستحکم کیا ہے کہتے ہیں کہ ایشیائی ترکی کے سرحد کے متصل

مطبع بحر الاسلام بنگلور میں ناظم و ہتھم محمد شریف کے اہتمام سے چھپا

قیمت مع محصول ایک روپیہ میں ایک بار منصفہ ظہور
 پر جلوہ گر ہوئی۔ ولایتی محصول ہی للہ و یہ ہوتا ہی پس ہی
 قیمت اخبار میں روپیہ میں یہ اخبارات آتا ہی گویا حذف کے
 سولہ در شاہوار بکتابی۔ جن صاحبوں کو اس اخبار کی خریداری
 کا شوق ہو جناب حافظ محمد صاحب دیکھیں دار الخلافہ قہرہ
 ہاں کہ مطلع فردوسی بخاک کے پاس ہی درخوست معزز قیمت کا
 فرامین وہ جناب شہزادہ دار الخلافہ استنبول کو معلوم کرانے
 ملے سے یہ ہفتہ وار اخبار مذکور شری صاحب کے
 پاس آتا جائیگا فط

بقیہ ہزیمت عماد یہ

محمد عبد المجید بن سہادی تارا چند صاحب کو اس
 تفسیر میں دکھا دیا کہ مارن صاحب اپنی تفسیر کی چوتھی جلد حصہ دوسرے
 باب دوسری فصل چوتھی میں صاف لکھتے ہیں کہ دار الخلافہ
 کا قول فرقہ دیوبند جو کہ دوسری صدی میں تھا انجیل یوحنا
 اور جون پر محاذ دل کے نوشتہات کا منکر تھا لہذا اب ناظرین
 ہاں کہ جناب فرامین کہ یہ دیوبندی صاحب کا بہتان بظاہر پادری
 صاحب کی جے علی ظاہر ہوئی اب دہو کہ وہی کسی مقصود ہی
 اور کون ہاں کہ میرے معقد ماہ پر نہ اتین (دوسری ہفتہ)
 بات ہی کہ دیوبندی صاحب نے کتاب مذکور کی فصل دوسری میں
 تحریر فرمائی ہی اور برہنہ شد کہ بڑا عالم گناہ تائی کہتا ہی کہ
 یہ سبہ انجیل اور نہ ہی یہ حنا کی تصنیف اور کل نہیں بلکہ شروع دوسری
 صدی میں کسی عیسائی نے اسکی نام سے لکھ دی ہیں اور کہ
 جواب میں پادری صاحب کو رہا جتے ہیں عادت اس میں مطلع ہو

شہادہ صنفہ مارن اپنا کہنا کہ برہنہ شد نے پوچھا کے
 سب تصنیفات سے انکار کیا ہی درست ہی مگر اس سے
 مارن صاحب کی جلد چوتھی صنفہ ۳۰۰ میں کہ برہنہ شد نے جب
 دوسرے دفعہ اپنی کتاب چھپوائی تو اسے اقرار کیا کہ وہ
 میرا قول غلط تھا اپنی غلطی سے توبہ کرتا ہوں اور اپنی کتاب کی
 ترمیم کرتا ہوں پس آپ کا یہ حوالہ ہی غلط نکلا اور مجھے خوب یاد
 ہی کہ جب اعجاز عیسوی تصنیف ہو رہی تھی ہوں دنوں ڈاکٹر
 وزیر خان جو حقیقت میں اسکا مصنف ہی اور فضل الہی سے
 دونوں دیوبند کے علم سے بے نصیب تھار تھان مارن صاحب
 کی تفسیر دیکھتا تھا برہنہ شد کا حال اس سے دین سے ملا کہ
 مارن صاحب نے لکھا تھا کہ برہنہ شد نے ایک وقت میں یوحنا
 کی سب تصنیفات سے انکار کیا تھا مگر پتوری دنوں بعد جب
 سمجھ آئی اور اس کے خیالات ٹوٹ گئے اس نے اپنے
 قول سابق سے رجوع کی وزیر خان صاحب نے یہاں سے
 آدھا فقرہ اور الیا اور باقی احوال اسکا چہرہ دیا اور یہی سب
 کہ صنفہ کا نشان نہ دیا کہ شاید کوئی جگہ لکھ دیکھے ایسی ہاں
 داری سے خدا کی پناہ ہستی ہم جانتے ہیں شاید یہ ہی کلمہ
 عیسائیوں کے ہاں روح القدس سے مستفیض ہونا عبارت
 ہی کیونکہ ہم شب و روز تجر بہ کرتے ہیں کہ جہاں کوئی عیسائی
 ہوا اور تکبر اسکا پانچواں عنصر ذاتی بن گیا میں نہیں جانتا
 کہ پادری صاحب نے اس بارہ کوئی سے ڈاکٹر صاحب کا کہ
 علم و فضل کم ہو گیا یا جو لوگ اسکی علم سے ماہر ہیں کیا خیال
 آپ کی آفرینندی سے بدل گیا ہاں اکثر مستصحب پادریوں

کا دل ضرور خوش ہو گیا اور اس ہی اہلی محنت برباد ہوئی جو صرف دنیا کے خیال سے ہی محمد عبدالحمید بن نے اس امر کی بابت بہت تحقیق کی تفسیر مارن صاحب میں کہیں برہنہ کی تو بہ کرنے کا حال مذکور نہیں مارن صاحب نے اپنی تفسیر میں کہیں اس طرح سے نہیں لکھا کہ برہنہ رہنے ایک وقت میں یوحنا کی رہا تصنیف سے انکا کیا تھا مگر صورتی دلائل بعد جب سمجھ آئی اور اسکے خیالات ثبوت گئے اس سے اپنے قول سابق سے رجوع کی تفسیر مارن صاحب کی جو قلمی جلد حصہ دوم باب دوم فصل ششم میں یہ قرار مارن صاحب کا موجود ہی وہ لکھتے ہیں بڑی تعجب کی بات ہی ایک بڑا محقق (ایم برہنہ) یہ بیان کرے کہ اس انجیل اور خطوط وغیرہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسکو کسی چشم خود دیکھنے والے نے نہیں لکھا لیکن کسی عیسائی نے شروع صدی دوم میں بعد یوحنا دہی نویس کے تالیف کیا ہی انتہی۔ اب پادری صاحب لکھتے ہیں کہ اودا فقر وزیر خان صاحب نے اوزالیا حالانکہ میں نے پادری صاحب کو یہی جگہ دکھا دی اور اون سے کہا کہ کہیں برہنہ کے تو یہ حال دیکھئے انہوں نے یہی بہت تلاش کیا لیکن کہیں یہ حال نہ ملا پادری صاحب نے میری طرف سے پادری عماد الدین سے یہ کیفیت دریافت کی پادری صاحب نے بھی باوجود موجد ہونے تفسیر مذکور کے کہیں حال تو بہ کرنے برہنہ کا لکھا ہوا نہ دیکھا بلکہ کہیں اسکا حوالہ نہ کیا یا فرمایا کہ امر تسرے اسکا جواب لکھو

اب پادری صاحب کے ایمان داری سے خدا کی پناہ یا مگر صاحب کی تفسیر بات یہ ہے کہ مولوی صاحب کتاب مذکور کے فصل مذکور میں لکھتے ہیں اور کرویس جو بڑا عالم محقق ہی کہتا ہے کہ انجیل یوحنا میں ہنس باب ششہ اکیسواں باب یوحنا کی موت کے بعد کلیسا افسس نے اپنی طرف سے دو دہائی پادری صاحب اسکی جواب میں لکھتے ہیں ہدایت اسلمین بطور مستند صفحہ ۱۹۹ اور یہ جو کہا کہ کرویس الخ جواب میری کہ کرویس کوئی عالم شہور عیسائیوں میں نہیں ہی بلکہ ہم ہی نہیں جانتے کہ وہ کون تھا اور کہاں پیدا ہوا تھا صرف اہلی زبانی اسکا نام سننے میں کسی کتاب کا پتہ نشان بناؤ تو تحقیق کریں ورنہ تمہارا بیان غلط ہی الخ محمد عبدالحمید تفسیر مارن صاحب میں برہنہ کا حال ہے۔ (یعنی جلد دوم حصہ ۲ باب ۲ فصل ۱۶ اس کے بعد یہ عبارت موجود ہے۔ مارن صاحب کا قول یہ بھی بڑی حیرت کی بات ہے کہ ایسا نامی محقق مہیا کر وئیس یہ خیال کہے کہ وہی نویس نے اپنے تاریخ ہمارے عیسیٰ میں ہون میں ختم اکیسواں باب اسکی موت کے بعد کلیسا افسس مارن نے جوڑ دیا تھا یہ عبارت بھی پادری صاحب کو دکھائی تھی اسکے بابت پادری صاحب نے یہ (پادری عماد الدین نے) یہ بھی جواب دیا کہ میں امرت سر سے اسکا جواب لکھوں گا

تمام ہوی گفتگو

اب ناظرین غور فرمائیں کہ جبکہ مارن صاحب طرح سے کہیں کہ بڑی حیرت کی بات ہی کہ عیسائی محقق مہیا کر دیا

پادری عمار الدین صاحب لکھن کھسائی میں بھی نہیں جانتے
کہ وہ کون تھا اور کہاں پیدا ہوا صرف انکی زبان اور لکنا نام
ہی سچ ہی اسکا نام ایمانداری ہی اور ہنوز امرتسر سے ہو
اسکا جواب کہ ہمیں آیا یہ حال پادری صاحب کی طبیعت اور انکی
کتاب بخانی جو بطور نمونہ کے محمد عبد المجید صاحب نے بیان کیا اور
نام تالیف کا پادری صاحب کے ہی حال سے کوئی صاحب
انکی کسی کتاب کے حوالہ پر گفتگو کرین لازم ہی کہ خود تحقیق کریں
اور انکی تالیف کے ایسے حال سے تعجب نہیں جبکہ ادعا خود یہ ہے
ہے۔ مولوی الفت حسین صاحب نے بعد
گفتگو کے جلسہ عام میں ظاہر کیا یعنی بعد مزاج پر ہی پادری صاحب
سے کہا کہ پادری صاحب اپنے بعد چند در چند انقلاب کے یہ
کیا رنگ جمایا شاید بعد موقوفی مد رسہ فاضل کاکی آپ سے
کوئی رنگ نہ جاوے کہ الہ داد خان صاحب سے اپنے فرمایا
شاگرد دوست بہار کو طبعی تم مرید ہم مرشد ہیں۔ یا
کوئی نیاندہب مخالفین ہمیں یہ باتیں خوب آتی ہیں خوب
رو بہ کہیں جینگے پادری صاحب نے فرمایا شاید نیاندہب
سچا لے گا ذکر نہیں آیا تھا پادری تارا چند صاحب نے فرمایا
آپ کے واقعات عمار دین سے تو ایسا ہی سمجھا جاتا ہی جب
تو پادری صاحب کو سوا سکوت کے کچھ نہ آیا اور اس بات
سے انکار فرمایا پادری صاحب نے فرمایا پادری صاحب
انکو یاد ہو گا کہ ایک بار اپنے لباس فقیری پہن لیا تھا اور رسول
شاہی ہو کر انہیں میں ملے تھے پادری صاحب نے

نہایت جہی بن دین ہی موند و اماں اور

کنجریون میں ہی جاتا اور قلعہ بنک میں اور
تارو لوی صاحب نے فرمایا اب بھی تو آپ منجیف نہیں ہیں
جب شروع جوانی ہی اب بھری جوانی ہی پھر مولوی صاحب نے
چند انکار ایسے ہی پادری صاحب کے حالات کی پادری صاحب نے
سامنے بیان کئے لیکن پادری صاحب نے بالکل کسی بات سے
انکار نہ کیا آخر لا مولوی صاحب نے فرمایا پادری صاحب ایک
مرتبہ انکو شہر بانی پت کی محفل سماع میں حال لگیا تھا اور
بیہوش ہو گئے تھے ہر چند ہانی وغیرہ آپ پر ڈالا آپ کو
ہوش نہ آیا وہ کیا بات ہی پادری صاحب نے فرمایا
وہ تو میری بد معاشی تھی اس بات پر اہل جلسہ ہنس
پڑے اور کہا اب کیونکر یقین ہو کہ آپ نیک معاش میں اور
اپنے پادریوں کے ساتھ فریب نہیں کیا کیونکہ وہاں محفل
میں صرف کہانی کے لئے اپنے فریب کیا تھا یہاں تو بہت
سافائدہ متصور ہی یہ باتیں سنکر پادری صاحب وہاں سے
کھڑے ہو گئے اور کمرہ کے صحن میں چہل قدمی کرنے لگے
محمد عبد المجید صاحب نے کھڑے ہو کر پادری صاحب
سے کہا اگر آپ کے کسی کتاب کا جواب کوئی لکھے تو
آپ جواب الی جواب لکھیں گے پادری صاحب نے فرمایا جو کچھ
میرے دماغ کے خیالات تھے میں نے ظاہر کر دئے
اب کچھ جوں چاہے تحریر کریں جواب الی جواب کی کیا
ضرورت ہی اسے معلوم ہوا کہ پادری صاحب جواب
الی جواب نہ لکھیں گے ورنہ ضرور اس کا جواب لکھ کر بھیجا
جائے گا کیونکہ جواب قلمی مدت سے تیار ہی ہوا ہے

محمد ہاشم صاحب عرفان حقیقی اور تحقیق الایمان کا جواب
تحریر کر کے خیر الواعظین جمہور ایتھا اور سکا جواب بھی پادری
صاحب نے تحریر نہیں فرمایا فقط

گواہ شد گواہ شد گواہ شد
لالہ چوگ چند صاحب لالہ بہت راجی صاحب ہندو احمد حسن عفی عنہ
گواہ شد گواہ شد گواہ شد
دین محمد طالب العلم ریس حکیم احمد اللہ صاحب لالہ جی دلی صاحب
لحمہ العلیین
گواہ شد گواہ شد گواہ شد
برسبہائی صاحب محمد یعقوب صاحب مولوی احمد الدین صاحب
گواہ شد گواہ شد
مولوی محمد غلام الدین صاحب مولوی محمد حسین صاحب

رای جہان آرای لالہ چند رہبان صاحب

بہمدان بندہ چند رہبان خدمت ارباب تحقیق و اصحاب
تدقیق میں عرض پر داری کہ یہ ضعف جانیں اور دوسرے طرف
بھی بروقت گفتگو حاضر و موجود تھا نظر اس امر کے کہ مجھے بھی
احقاق حق مقصد و صفائی الواقع پادری عطاء الدین جی کو ایک
ادنیٰ سے طالب علم سے درجہ بہ اثبات تالیف کچھ بات
نہیں آئی اگر فاش اٹھائی جب کچھ نہ آیا یہ کہ کچھ چھوڑا
کہ میں دلی میں گفتگو کرنے نہیں آیا بعدہ میان عبد المجید صاحب
منادی قرآن نے جب اغلاط پادری جی کے کتاب ہدایت
المسلمین کے بیان کر کے جواب چاہا تو یہاں بھی سر دھنکے گئے
حرف جواب دہن تک نہ اب اعرق خیالت میں غصے ہزار
عاجزی اس مرحلہ پر اسے کہ گھر جا کے لکھ کر جو کچھ چاہیو گا
دیا جواب دو گا۔ ماسہ غوری کہ جب ایک ادنیٰ طالب
العلم سے کہ خواجہ من الناسی اہل اسلام سے ہی پادری

عہدہ برابری کے تو فاضل اہل اسلام سے کیا عہدہ بنا دیتے
ابن پادری جی نے ناحق دین اسلام چھوڑا کہ نہ سمجھے مفت
سنگ جہالت سے گویا ہر ایمان تو زبردستی شرم کی بات ہے
جس بات صد ہی بات سب سے فقط

قطعہ تاریخ طبع اولالہ چند رہبان صاحب

بوی جب پادری کو ترک فاش کو یہ میں نے بی تاریخ لکھا
سرچیت سے بولاد دل مرادب رتہ تالیف کار دکھائی اچھا
قطعہ تاریخ از شاہ طبع حاج غلام اکبر خان صاحب
بی دین مال جی سے بوی نہ لکھا تاریخ لکھی جی یہاں کہہ دے کہ جا کھر
کہ بخت الین نے عقل عدا کا یوں بل شام و شکر کیا جس کا
تمام شد مضمون ہریت عدا

غزل

عشق احمد میں خدا وہ مجھے بے تاب بنا
کہ کہیں دیکھے سب غیرت سیاب بنا
آگے روئے پرانے کے گدھت لکھ کر
مجھے کاغذ کو دیا صورت جہاں بنا
بکر و صف در و ندان نہ میں بھلائی
دو غلام سرین کو اپنے درنا باب بنا
میر سائیں اصحاب مدیہ دارب
نہ سحر اسند میں سکا ط اصحاب بنا
اچکی نہ لکھ کے رد کی ہی غیرت لکھ
نہ خیر و برکت میں مرا خواب بنا
بے ادب کر نہ میں تو میں سیکر بنا

اہل بیت کو خدا صاحب ادب بنا
 اپنی وصف شجاعت کے تصور میں مدام
 بنایستم میں کبھی اور کبھی سہراب بنا
 دل گنہگار مرا آب ندامت میں ہو غرق
 اپنی عشق میں دون سینہ وہ گریہا بنا
 رافع جوش خون شہرہائی دیوانہ کو
 وہاں اچکا کیا شربت عذاب بنا
 تا پلٹ پرستار ہر ایک منکر کو
 تو کہلا زبانی دیتا ہی ایک آب بنا
 پائے سب کو پتے مسلم کی تمنا یا رب
 دے تو اس در کا اگر خادم و بواب بنا
 اقبال
 مخدوم و مکرم بندہ جناب محمد شریف صاحب غلام منور محمدی
 نسبت۔ والا نام منظوری و خواست کار سہانہ منشی شریف
 صدور لا باس فرما فرمایا۔ بجواب اسکے مضمون مندرجہ ذیل
 ارسال خدمت شریف ہی امید ہے کہ اپنے اخبار گوہر بار میں
 جگہ دیکر بندہ کو مشکور فرمائیں گے۔
 اذبحا کہ مدت از سے اہل اسلام اور عیسائیوں میں گفتگو
 مذہبی ہوتی رہی مگر جو حیثیت قل جالحق و نہ حق الباطل
 کے مسلمانوں کا بول بالا رہتا تاکہ اکبر باد میں جناب عادی
 فروغ و مہول جامع معقول و منقول جناب مولانا رحمۃ اللہ
 صاحب اور پادری فندہ صاحب کے درمیان مباحثہ مذہبی
 چاہئے اسکا ملل خاص و عام کو معلوم ہی کہ پادری صاحب

کے سطرچ محرف ہونے انا چیل مرد و جہا اقرار صاف کیا۔
 پھر مدت کے بعد شیعہ میں شہر امرتسر میں پادری عمار الدین
 صاحب کے درمیان اور جناب مولوی حافظ ولی اللہ لاہوری کے
 مباحثہ ہوا جسکا نتیجہ دینی مباحثہ کے دیکھنے سے بخوبی روشن ہوا
 القصد ہر ایک بات میں مسلمان عیسائیوں سے بالا رہے اب
 دور کیوں جاتے ہوئے مباحثہ شہر گجرات جو تباریخ یکم
 اپریل ۱۳۳۷ء کو وقت ۴ بجے شام کے مابین بندہ و پادری
 ہینگس صاحب میجرشن سکول کے ہوا۔ اول میں نے سوال
 کیا کہ تثلیث کو عقل و نقلی ثابت کرو پادری صاحب نے فرمایا
 کہ پیغمبر میں تمہیں عقل سے ثبوت کر دکھلاتا ہوں کہ خدا نے
 انسان کو پیدا کیا اور اس میں صرف پانی کہو روح ہی
 اور انسان کو خدا نے بولنا سکھایا مگر اس کے کلام تثلیث
 کو ابی کے لئے ہر وقت اسم و فعل و حرف سے مرکب پیدا
 ہی میں نے کہا بموجب ان مثالوں کے اگر ہم خدا کو تین اقنوم
 یعنی باپ۔ بیٹا۔ روح القدس سے
 مرکب فرض کریں تو اس سے خدا کا محتاج ہونا لازم آوے گا
 حالانکہ محتاج خدائی کے لائق نہیں۔ دویم جو مرکب ہوتا
 وہ محدث ہوتا ہی پس خدا کا قدیم ہونا کہاں رہا سوم
 انسان جو تین جزوین سے مرکب ہی اگر ان میں سے ایک
 جزا الگ ہو جاوے تو باقی بیکار رہ جاوے کیونکہ اگر روح
 نہ ہو تو پانی اور لہو بیکار ہیں اور اگر روح ہو اور پانی نہ ہو تو لہو
 تو روح سے وہ کام جو مختص بالبدن میں نہ ہو سکیں اور اگر
 روح اور پانی نہ ہو تو صرف لہو بیکار رہی۔ پس اس سطرچ کا

خدا تین جزدن سے مرکب بنی اور بیٹے کی جزدن سے الگ ہو کر دنیا میں آدمی بن کر رہے تو وہ دونوں جزدن بیکار چلاؤ اور جب بیٹے کی جزدن پٹ جائے اور روح کی جزدن الگ ہو کر دنیا میں حواریوں وغیرہ کے ہمراہ رہے تو باب بیٹے کی جزدن سے روح بیکار میں پس اس سے ناقص اور معرقل ہونا خدا کا لازم آتا ہی حالانکہ وہ ان باتوں سے پاک ہی۔ اور اگر ان مثالوں سے تشلیث کی طرف اشارہ ہی تب بھی یہ مثالیں بالکل لغو اور پوچ میں کیونکہ اگر ایسے ہی اشاروں سے تشلیث ثابت ہوتی ہی تو زردشت اور عیسائیوں کے فرقہ مارسیونی نے جو دو خدا مانتے ہیں ایک خالق خیر و دوسرا خالق شر کیا گناہ ہی کیونکہ وہ بھی ثنویت کے ثبوت میں آپ سے بہتر دلائل لا سکتے ہیں مثلاً کہہ سکتے ہیں کہ باعث دو خدا ہونیکے اکثر چیزیں دو دو پیدا ہوئی ہیں چنانچہ خدا نے انسان کو جو ترا پیدا کیا۔ اور اسکو دو دوئی مانگین واسطے چلنے پھرنے کے دی ہیں اور دو ہی ہاتھ واسطے پکرنے اور دو ہی کان واسطے سننے اور دو ہی نفعنے واسطے سونگھنے کے بنائی اور دوسرے کی زبان میں دو ہی طرح کی بات رکھی ایک سچ ایک جھوٹ پرانے کی خوراک بھی دو ہی طرح کی ہی ایک خوردنی دوسرا نوشیدنی اخیر کو جب نوبت جواب دینے پادری صاحب کی آئی تو پادری صاحب نے وہی پورا نہ جواب رکھا اس مسئلہ کی سمجھ عقل سے باہر تھی (دیا میں نے کہا کہ اگر عقل سے تشلیث ثابت نہ ہو سکتی تھی تو آپ نے کیوں اول

زمان لیا اور ناحق اتنی سیر ہر ایک کی لغزش پادری صاحب نے سوا سکوت کے کچھ جواب نہ دیا۔ پس کفارہ پر گفتگو ہوئی جسکا حال راست راست آئندہ کو لکھا جاوے گا انشاء اللہ تعالیٰ فقط راقم کرم الہی سکون گہرات

صبح کا بھولا شام کو کھرا کیا

اسکو کہتے ہیں کہ بچے ہفتہ میں ساتویں جماعت میں اسکول لاہور کے تین لڑکے ایک ہندو دو مسلمان جو اپنے ہولناک عقاید سے محض نااہل اور بے خبر تھے کسی ترغیب میں اگر عیسائی ہو گئے چار پانچ روز کے بعد ان میں سے ایک نے مولوی حافظ ولی اللہ صاحب لاہوری کے پاس اگر چند سوال کئے اور بعد شافی جواب ہانے کے کہ بات کا اقرار نہ کر سکا کہ آپ جو کہتے ہیں کہ ایک انجیل رہنما حواری کی ہی جبین آنحضرت کی صریح بشارت موجود ہے اور پادری فوہ میں صحت وغیرہ کہتے ہیں کہ رہنما کی کوئی انجیل نہیں پس اگر آپ وہ انجیل مجھ کو دکھلا دیں یا اسکا وجود عیسائیوں کے کتابوں سے ثابت کر دیں تو میں فوراً مسلمان ہو جاؤں گا۔ چنانچہ دو روز حسب وعدہ حافظ صاحب نے انجیل نہ کر بھی دکھا دی اور یہاں تک کہ وہ بھی معتبر کتب عیسائیوں سے ثابت کر دیا جس پر وہ لڑکا اوس وقت مسلمان ہو گیا۔ اب عمرنا اہل اسلام دہنو کہ لازم ہی کہ اگر وہ اپنی اولاد کی بھی حالت دیکھنی چاہتے ہیں تو اپنے لڑکوں کو مشن اسکول میں داخل کرنے سے پہلے فرائض دینی اور عقاید مذہبی سے بخوبی واقف کر لیا کریں ورنہ مشن کی تعلیم سے انکے لئے اچھا

نتیجہ نہ نکلے گا فقط کار سپاندنت

وکیل ہندوستان

ہادی رجب علی ایڈیٹر وکیل ہندوستان انڈون کیل
ہندوستان سے الگ کر دیا گیا۔ افسوس پادری مذکور اپنی
موہن زوری کے سبب ہمیشہ موہنہ کی کھانا ہی۔ اب سناہنی کہ
وہ ایک نیا اخبار رسمی پنجاب ریویو نکالا جا رہا ہے اخبار
وکیل ہندوستان کے وسیلہ سے نوپادری موصوف نے
خوب روپہ پیدا کیا تھا۔ دیکھئے اب پنجاب ریویو کے رنگ
روپ بدلنے سے کیا کچھ پیدا کریگا۔ وکیل ہندوستان
کو تو پارہ نے وکیل عیسائیوں کر دکھایا تھا اغلب ہی کہ
پنجاب ریویو کو بھی مشن ریویو کر دکھائیگا۔ کچھ ہندو اور
مسلمانوں کے خلاف اس پادری کی تحریر نہیں ہے بلکہ
عیسائیوں کے بھی خلاف اس کی تحریر ہی جب عیسائیوں سے
اس پادری کا کام نہیں نکلتا تو پھر انکو بھی لکھ سنانے
لگتا ہی بلکہ انکی خاصی قلعی کہوتائی دیکھو اخبار وکیل
ہندوستان مورخہ ۲۶ جون ۱۹۰۷ء میں سوالات ضروری
کے عنوان میں مشن امرتسر کا اس پادری نے کیسا خاکا
اور ایسا ہی غلط ہذا پنجاب ریویو کو بھی دیکھئے گا کہ اوسمیں
کیا کیا رنگ میر پادری بدلتا ہے۔ اگر پادری بیرنگ
صاحب پادری رجب علی کو پچھلے دنوں کو مدد کرتے
تو ضرور پادری رجب علی کچھ اور ہی رنگ روپ بدلتے
یہ بھی اونکے بدولت اتنے دنوں پادری رجب علی کا
کام چل رہا فقط کار سپاندنت۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مضمون نمبر ۲

صداقت قرآنی از کتب ربانی

دفعہ اور تسلیم اور تصدیق کتب سابقہ کی یہ صورت ہی کہ
بعض وقایع اور حالات کو تو مذہب اسلام نے تصدیق کیا ہی
اور بعض کو تکذیب اور بعض میں سکوت کیا ہی اور کچھ کیفیت
اسلام کے نسبت تمام کتب سابقہ کی اور سارے مذاہب
بنی آدم کی ہی انادوم تا ایدم کچھ خصوصیت کتب یہود و
نصاری کے نہیں ہی ان یہ بات البتہ درست ہی کہ دعویٰ
فریق اہل کتاب کے کتب کی تصدیق بنام بنیاد تورات و انجیل
واجبیل و صحف وغیرہ کے بصراحت اور بار بار کی ہی اور
دیگر مذاہب کے عموماً اور اشارہ پر یہ دعویٰ اہل کتابین
کا کہ گویا ہمارے کتب اور مذاہب کے تصدیق اور تسلیم قرآن
اور صحابہ قرآن نے قاطبہ اور کلیہ یہود و جوہ کی ہی باطل
محض ہے اور واقع اور نفس الامر کے خلاف ہوا سلسلے کہ
کتب اہل کتابین بعض مقامات میں واقع اور نفس الامر میں
غلط محض ہیں اور بعض بعض جگہ انہیں یقیناً الحاق اور
تحریف لفظی یا معنوی قصدی خواہ سہمی ہو گئی ہے
جس کے سبب صحیح غلط میں تمیز و شواہد ہو گئی اور جب کہ پیغمبر
اسلام کی نبوت ہنوز محل نزاع میں ہی تو انکی طرف
تصدیق کلی منسوب کر دینا گویا بت پرستوں کے واسطے
اونکے بطلان نبوت کی اور دلیل قائم کر دینا ہے لہذا

طالب حق کو چاہئے کہ پیغمبر اسلام کا مہذب و منشاغور و الفنا
 سمجھ چنانچہ میری سچہ میں اذکو پیش کتاب کو اس دعویٰ میں
 غلط فہمی ہوتی ہے یا وہ عداوت عام مسلمانوں کو مخالفہ دیتے ہیں
 اور چونکہ اس دعویٰ کی بحث رسالہ شہادت قرآنی برکت ربانہ
 سے بہتر اور کسی کتاب میں میری نظر سے نہیں گذری لہذا
 مناسب ہوا کہ اسی رسالہ پر ایک رد و جواب نام بنا و صداقت قرآن
 از کتب ربانی تحریر کر کے اصل مطلب کو واضح اور آشکار کر دوں
 بالفعل یہی کافی ہے اور مباحث تفصیلہ تصدیق اور تکذیب
 اور سکوت تینوں اقسام کی فرصت ہا کر علمیہ قلم بند کرونگا
 انشاء اللہ تعالیٰ دفعہ وضع ہو کہ رسالہ مذکور میں آیات
 منتخبہ قرآن عظیم میں جنکی تفسیر بالراہی مولف نے کر کے اپنا
 خلاصہ مطلب یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ پیغمبر اسلام نے قبل مقتدا
 کو اس درجہ تسلیم کیا ہے کہ تحریف کا دعویٰ پیغمبر کے طرف منسوب
 کرنا اذکو گویا تمت لگانا ہے اور تحریف کا دعویٰ کیا بلکہ اسکا
 وہم و گمان بھی پیغمبر اور صحابہ وغیرہ کا تھا تاخرین مسلمانوں نے
 اللہ یہ دعویٰ جو صفا خلاف اپنے پیغمبر کے کیا ہے دفعہ
 اگر اوپر کا بیان صحیح اور واقعی ہو تو سچ یہ ہے کہ مسلمانوں کا
 مرتبہ کیسا ہی محققین کیوں ہوں مجتہد سے بڑھ کر نہیں ہو سکتا
 جسکی شان ہی قد بخلی و قد یسبب کسی ظاہر ہوتا ہے اور یہی
 صواب پر غرض وہ معصوم مقصور نہیں ہو سکتے پس الزام
 اب کتاب کا نام ہی دفعہ لیکن بیان مذکور کی عدم صحت
 اور غیر واقعی ہونے کو ہم دکھلاتے ہیں بغور توجہ فرمایا
 رسالہ مذکور میں اس آیات میں جنکو فصل فصل کے نام سے

لکھا ہے اب پہلی اور دوسری فصل کے اذکا یہ حال ہے کہ اس
 صحف باہم تورات اور موسیٰ کو ایک کر دیا ہے چنانچہ لکھتا ہے کہ
 صحف ابراہیم سے مراد اون مقولات اور دعالات ابراہیم سے
 معلوم ہوتی ہیں جو تورات میں شامل ہیں کیونکہ یہودیوں کے درمیان
 کوئی کتاب ابراہیم کی رائج نہ تھی اور ایسا کتاب قرآن میں نہیں
 کوئی اشارہ پایا نہیں جاتا جس سے شبہ ہو کہ پیغمبر اسلام کے
 وقت میں جو کتابیں یہودیوں کے درمیان رائج تھیں اور جنکو
 وہ انہام الہی سمجھتے تھے اونکے سوا کسی اور کتاب سے یہی پیغمبر
 اسلام نے مراد لی ہو، شہادت قرآنی صفحہ ۱۰۰
 دالہ تفسیر علیہ میں جو اذکی یعنی مولف رسالہ کے بھی پیش
 نظر تھی صاف لکھا ہے کہ،، ہی عشرۃ صحف کا براہیم
 والتوسۃ اوسانی ترجمہ یعنی وہی صحف ابراہیم صحیفے
 تورات ابراہیم کے ہیں اور تورات موسیٰ کے واسطے ہیں اور حسین
 میں لکھا ہے،، اور صحیفہ ہای ابراہیم، کہ نسبت بہت دور
 صحف موسیٰ یعنی الراج اور معالم میں لکھا ہے قال
 عکرمة والسکھدۃ السورۃ فصحف ابن
 موسیٰ ترجمہ یعنی یہ سورت ابراہیم اور موسیٰ کے
 صحیفوں کے بیان میں ہے اور عباسی میں لکھا ہے کتاب موسیٰ
 التورۃ و کتاب ابراہیم علیہ السلام ترجمہ یعنی موسیٰ کی کتاب
 نو تورات ہے اور ابراہیم کی کتاب خدا کو معلوم ہے۔

باقی آئے

اطلاع

ساکنان ہندو کی خدمت میں عرض ہے کہ میں صاحبزادہ کو